بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قبول ۴۹ھم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت [illegible] پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۱۶ رجب ۱۳۹۶ھ ۱۵ وفا ۱۳۵۵ھش ۱۵ جولائی ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۶۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ وفا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت و امان میں رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۵ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں:۔

ضعف بہت ہے اور بے چینی ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد والحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ ممدوحہ مدظلہا کو شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

ملک محمود احمد صاحب ابن ملک عبدالجلیل صاحب عشرتِ ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں، ہر وقت درد رہتا ہے نیز ان کے والد صاحب بھی بیمار رہتے ہیں۔ احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

میرے دادا شیخ عبدالرحمٰن صاحب کپورتھلوی بعارضہ بخار و کھانسی وغیرہ شدید بیمار ہیں احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحت و تندرستی کے لئے دعا فرمائیں۔

(شیخ نعمت الرحمٰن۔ ربوہ)

اپنے فرض کو مستعدی کیساتھ سرانجام دیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفۂ برحق نے انوارِ قرآنی کو دنیا کے ہر ملک میں پھیلانے کیلئے خدا تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" جماعت کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس منصوبہ پر عمل شروع ہے اس کو کامیاب بنانے کے لئے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط بنانا ہر مخلص احمدی کا فرض ہے۔ اپنے اس فرض کو مستعدی کے ساتھ سرانجام دیجئے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے بندوں سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کی دو بیّن علامات

خدا اپنے وجود کی خود خبر دیتا ہے اور ان پر اپنی رحمت اور فضل کے آثار بھی ظاہر کرتا ہے

"یہ تو ہر ایک قوم کا دعویٰ ہے کہ بہتیرے ہم میں سے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں مگر ثبوت طلب یہ بات ہے کہ خدا تعالیٰ ان سے محبت رکھتا ہے یا نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی محبت یہ ہے کہ پہلے تو اُن کے دلوں سے پردہ اُٹھاوے جس پردہ کی وجہ سے اچھی طرح انسان خدا تعالیٰ کے وجود پر یقین نہیں رکھتا اور ایک دھندلی سی اور تاریک معرفت کے ساتھ اس کے وجود کا قائل ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات امتحان کے وقت اس کے وجود سے ہی انکار کر بیٹھتا ہے۔ اور یہ پردہ اُٹھایا جانا بجز مکالمہ الٰہیہ کے اور کسی صورت میں میسّر نہیں آسکتا پس انسان حقیقی معرفت کے چشمہ میں اُس دن غوطہ مارتا ہے جس دن خدا تعالیٰ اس کو مخاطب کرکے انا الموجود کی اس کو خود بشارت دیتا ہے۔ تب انسان کی معرفت صرف اپنے قیاسی ڈھکوسلہ یا محض منقولی خیالات تک محدود نہیں رہتی بلکہ خدا تعالیٰ سے ایسا قریب ہو جاتا ہے کہ گویا اس کو دیکھتا ہے۔ اور یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ خدا تعالیٰ پر کامل ایمان اسی دن اس کو نصیب ہوتا ہے کہ جب اللہ جلّشانہٗ اپنے وجود سے اس کو آپ خبر دیتا ہے۔ اور پھر دوسری علامت خدا تعالیٰ کی محبت کی یہ ہے کہ اپنے پیارے بندوں کو صرف اپنے وجود کی خبر ہی نہیں دیتا بلکہ اپنی رحمت اور فضل کے آثار بھی خاص طور پر ان پر ظاہر کرتا ہے اور وہ اس طرح پر کہ ان کی دُعائیں جو ظاہری امیدوں سے بڑھ کر ہوں قبول فرما کر اپنے الہام اور کلام کے ذریعہ سے ان کو اطلاع دیتا ہے تب ان کے دل تسلّی پکڑ جاتے ہیں کہ یہ ہمارا قادر خدا ہے جو ہماری دعائیں سُنتا ہے اور ہم کو اطلاع دیتا اور مشکلات سے ہمیں نجات دیتا ہے۔ اسی روز سے نجات کا مسئلہ بھی سمجھ میں آتا ہے اور خدا تعالیٰ کے وجود کا بھی پتہ لگتا ہے اگرچہ جگانے اور متنبہ کرنے کے لئے کبھی کبھی غیروں کو بھی سچّی خواب آسکتی ہے مگر اس طریق کا مرتبہ اور شان اور رنگ اور ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا مکالمہ ہے جو خاص مقبولوں ہی سے ہوتا ہے اور جب مقرب انسان دُعا کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنی خدائی کے جلال کے ساتھ اس پر تجلّی فرماتا ہے اور اپنی رُوح اس پر نازل کرتا ہے اور اپنی محبّت سے بھرے ہوئے لفظوں کے ساتھ اس کو قبولیتِ دعا کی بشارت دیتا ہے۔"

(الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۱ء)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ ؍ وفا ۱۳۵۵ ھش
۱۵ ؍ جولائی ۱۹۷۶ء

حقیقی ایمان کی ایک بیّن علامت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حقیقی مومنوں کی ایک علامت بیان فرمائی ہے، چنانچہ وہ اِس خاص علامت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلۡهِيۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيۡتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوۡنَ يَوۡمًا تَتَقَلَّبُ فِيۡهِ الۡقُلُوۡبُ وَالۡاَبۡصَارُ ۙ لِيَجۡزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحۡسَنَ مَا عَمِلُوۡا وَيَزِيۡدَهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرۡزُقُ مَنۡ يَّشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ۝ (النور آیات ۳۸، ۳۹)

ترجمہ:۔ کچھ مرد ہیں جن کو اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے سے اور زکوٰۃ کے دینے سے نہ تجارت اور نہ سودا بیچنا غافل کرتا ہے۔ وہ اُس دن سے ڈرتے ہیں جس دن دل اُلٹ جائیں گے اور آنکھیں پلٹ جائینگی۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ اُن کو اُن کے اعمال کی بہتر سے بہتر جزا دے گا اور اُن کو اپنے فضل سے (مال اور اولاد) میں بڑھا دے گا اور اللہ جس کو چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کی سب سے بڑی علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ دنیوی کار و بار سے دستکش نہیں ہوتے بلکہ دنیوی زندگی کی تمام ذمہ داریوں کو ادا کرتے ہیں لیکن دین کو دُنیا پر مقدم رکھتے ہوئے دنیوی کاروبار میں بھی خدا تعالیٰ کی یاد سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہیں ہوتے اور جملہ دینی فرائض کو پُورے عزم و تعہد کے ساتھ بجالاتے ہیں بلکہ وہ دُنیوی کار و بار میں مصروف ہی اِس لئے ہوتے ہیں کہ دینی فرائض کو زیادہ مستعدی اور دلجمعی سے ادا کرنے کے قابل ہو سکیں۔ دُنیا ان کا مقصود نہیں ہوتی بلکہ اصل مقصود کے حصول کا ذریعہ ہوتی ہے اور وہ اصل مقصود یہی ہوتا ہے کہ انہیں رضائے الٰہی حاصل ہو اور قیامت کے دن انہیں اللہ تعالیٰ کے حضور شرمندہ نہ ہونا پڑے اِسی لئے وہ دنیوی کار و بار میں مصروفیت کے دوران بھی خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے ہیں اور اُس کی یاد سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہیں ہوتے۔

اِن آیات میں اگر دیکھا جائے تو اسلام کی پُوری رُوح سموئی ہوئی ہے۔ اسلام رہبانیت کا قائل نہیں ہے۔ وہ دُنیا سے فرار کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ اس نے مومنوں کیلئے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ وہ تمام دنیوی ذمہ داریاں بھی ادا کریں اور پھر ساتھ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی یاد اور اُس کے عائد کردہ جملہ دینی فرائض سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ ہوں۔ اُس نے حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی بجاآوری پر زور دیا ہے اور دونوں کو باہم لازم و ملزوم گردانا ہے۔ اور پھر حقوق العباد کو اِس طور پر ادا کرنے کی تلقین کی ہے کہ اس میں بھی تعظیم لامراللہ کی روح کارفرما نظر آئے یہاں تک کہ دُنیوی امور میں بھی مومنوں کی ہر حرکت و سکون عبادت کا درجہ اختیار کرلے اور اِس طرح وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِيَعۡبُدُوۡنِ کے مطابق ان کی پیدائش کی اصل غرض پُوری ہو سکے اور وہ بھی افضل الرسل خاتم النبیین حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں یہ کہہ سکیں اِنَّ صَلَاتِيۡ وَنُسُكِيۡ وَمَحۡيَايَ وَمَمَاتِيۡ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آخری زمانہ میں حقیقی مومنوں کی اِس بنیادی علامت کو عملاً اجاگر کرنے کی غرض سے ہی مبعوث ہوئے تھے اِسی لئے آپ نے دُنیا سے فرار کی نہیں بلکہ دین کو دُنیا پر مقدم رکھنے کی تلقین فرمائی اور اسے فطرت انسانی کے عین مطابق قرار دیا تاہم واضح فرمایا کہ دین کو دُنیا پر مقدم رکھنا آسان نہیں ہے اس کی توفیق کا ملنا خدا کے فضل پر موقوف ہے۔ چنانچہ آپ نے ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء کو سید حبیب اللہ صاحب آئی۔ سی۔ ایس مجسٹریٹ آگرہ کو مخاطب کر کے جو آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے اُسی روز آگرہ سے قادیان آئے تھے فرمایا:۔

"دین اور دُنیا ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے سوائے اِس حالت کے جب خدا چاہے تو کسی شخص کی فطرت کو ایسا سعید بنائے کہ وہ دُنیا کے کار و بار میں پڑ کر بھی اپنے دین کو مقدم رکھے۔ ایسے شخص بھی دنیا میں ہوتے ہیں. چنانچہ ایک شخص کا ذکر تذکرۃ الاولیاء میں ہے ایک شخص ہزارہا روپے کے لین دین کرنے میں مصروف تھا۔ ایک ولی اللہ نے اُس کو دیکھا اور کشفی نگاہ اُس پر ڈالی تو اُسے معلوم ہوا کہ اُس کا دل باوجود اِس قدر لین دین روپیہ کے خدا تعالیٰ سے ایک دم غافل نہ تھا۔ ایسے ہی آدمیوں کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے لَا تُلۡهِيۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ یعنی کوئی تجارت اور خرید و فروخت ان کو ذکرِ الٰہی اور جملہ دیگر دینی فرائض سے، غافل نہیں کرتی۔

انسان کا کمال یہی ہے کہ دُنیوی کار و بار میں بھی مصروف رہے اور پھر خدا کو بھی نہ بھولے۔ وہ ٹٹو کس کام کا ہے جو بوقت بوجھ لادنے کے بیٹھ جاتا ہے اور جب خالی ہو تو خوب چلتا ہے، وہ قابلِ تعریف نہیں۔ وہ فقیر جو دنیوی کاموں سے گھبرا کر گوشہ نشین بن جاتا ہے وہ ایک کمزوری دکھلاتا ہے۔ اسلام میں رہبانیت نہیں۔ ہم کبھی نہیں کہتے کہ عورتوں کو اور بال بچوں کو ترک کر دو اور دُنیوی کار و بار کو چھوڑ دو۔ نہیں، بلکہ ملازم کو چاہیئے کہ وہ اپنی ملازمت کے فرائض ادا کرے اور تاجر اپنی تجارت کے کار و بار کو پورا کرے، لیکن دین کو دُنیا پر مقدم رکھے۔

اِس کی مثال خود دُنیا میں موجود ہے کہ تاجر اور ملازم لوگ باوجود اِس کے کہ وہ اپنی تجارت اور ملازمت کو بہت عمدگی سے پُورا کرتے ہیں پھر بھی بیوی بچے رکھتے ہیں اور ان کے حقوق برابر ادا کرتے ہیں۔ ایسا ہی ایک انسان اِن تمام مشاغل کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حقوق کو ادا کر سکتا ہے اور دین کو دُنیا پر مقدم رکھ کر بڑی عمدگی سے اپنی زندگی گزار سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ تو انسان کا فطرتی تعلق ہے کیونکہ اس کی فطرت خدا تعالیٰ کے حضور میں اَلَسۡتُ بِرَبِّكُمۡ کے جواب میں قَالُوۡا بَلٰی کا اقرار کر چکی ہوئی ہے۔

یاد رکھو کہ وہ شخص جو کہتا ہے کہ جنگل میں چلا جائے اور اِس طرح دُنیوی کدورتوں سے بچ کر خدا کی عبادت کرے وہ دُنیا سے گھبرا کر بھاگتا ہے اور نامردی اختیار کرتا ہے۔ دیکھو ریل کا انجن بے جان ہو کر ہزاروں کو اپنے ساتھ کھینچتا ہے اور منزلِ مقصود پر پہنچاتا ہے۔ پھر افسوس ہے اُس جاندار پر جو اپنے ساتھ کسی کو بھی نہیں کھینچ سکتا۔ انسان کو خدا تعالیٰ نے بڑی بڑی طاقتیں بخشی ہیں، اُس کے اندر طاقتوں کا ایک خزانہ خدا تعالیٰ نے رکھ دیا ہے، لیکن وہ کسل کے ساتھ اپنی طاقت کو ضائع کر دیتا ہے اور عورت سے بھی گیا گزرا ہو جاتا ہے۔ قاعدہ ہے کہ جن قوای کا استعمال نہ کیا جائے وہ رفتہ رفتہ ضائع ہو جاتے ہیں۔ اگر چالیس دن تک کوئی شخص تاریکی میں رہے تو اس کی آنکھوں کا نور جاتا رہتا ہے۔ . . . . . انسان کے قوای خواہ رُوحانی ہوں اور خواہ جسمانی جب تک کہ ان سے کام نہ لیا جائے وہ ترقی نہیں پکڑ سکتے۔ بعض لوگ اِس بات کے بھی قائل ہیں کہ جو شخص اپنے قوای سے خوب کام لیتا ہے اُس کی عمر بڑھ جاتی ہے۔ بیکار ہو کر انسان مُردہ ہو جاتا ہے۔ بے کار ہوا تو آفت آئی۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۰۶ تا ۲۰۸)

الغرض جملہ دُنیوی ذمہ داریوں کو کما حقہٗ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ دین کو دُنیا پر مقدم رکھتے ہوئے جملہ دینی فرائض کو کمال مستعدی کے ساتھ بجالانا اور اِس طرح دنیا کو دین کا خادم بنانا حقیقی ایمان کی ایک بیّن علامت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لوگوں کو اِسی حقیقی ایمان سے مالا مال کرنے کی غرض سے ہی مبعوث ہوئے ہیں۔ ایک احمدی کے لئے یہ حقیقی ایمان طرۂ امتیاز کی حیثیت رکھتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پہلو

محترم مولوی روشن الدین احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ

(۲)

۶۔ سدا بہار اسلامی تعلیم

یہ بابرکت وجود جو رحمۃ للعالمین ہے اس کو تعلیم ملی وہ سدا بہار ہے ہمیشہ سرسبز رہنے والی پھلوں اور پھولوں سے لدی ہوئی رہنے والی ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

الم تر کیف ضرب اللہ
مثلاً کلمۃ طیبۃ
اصلھا ثابت و فرعھا
فی السماء تؤتی اکلھا
کل حین باذن ربھا
ویضرب اللہ الامثال
للناس لعلھم یتذکرون

(ابراہیم ۲۵-۲۶)

ترجمہ:۔ (اے مخاطب) کیا تو نے دیکھا نہیں (کہ) اللہ نے کس طرح ایک کلام پاک کے متعلق حقیقت حال کو بیان کیا ہے وہ ایک پاک درخت کی طرح ہوتا ہے۔ جس کی جڑ (مضبوطی کے ساتھ) قائم ہوتی ہے۔ اور اس کی (ہر ایک) شاخ آسمان کی بلندی میں (پہنچی ہوئی) ہے وہ ہر وقت اپنے رب کے اذن سے اپنا تازہ پھل دیتا ہے اور اللہ لوگوں کے لئے ان کی ضرورت کی تمام باتیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

یہ ہرا بھرا اور سدا بہار درخت اسلامی تعلیم ہے۔ جو مضبوط ہے اور اس کی شاخیں آسمان سے باتیں کرتی ہیں۔ اور وہ پھل اپنے موسم پر ضرور دیتا ہے اس کے متعلق خدا کی تقدیر بھی یہی ہے۔ مزید برآں انسان کے لئے ہر ضرورت کی بات بیان کی گئی ہے۔ تاکہ وہ انکو ورد بنا کر۔ ان سے مستفید ہو۔ اس آیت کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مندرجہ ذیل عبارت تحریر فرمائی ہے۔

"اس بیان میں خدا تعالیٰ نے اپنی کلمہ کو ہمیشہ پھلدار درخت سے مشابہت دے کر تین علامتیں بیان فرمائیں۔
۱۔ اوّل یہ کہ جڑ اس کی جو اصل مفہوم سے مراد ہے۔ انسان کے دل کی زمین میں ثابت ہو۔ یعنی انسانی فطرت اور انسانی کانشنس نے اس کی حقانیت اور اصلیت کو قبول کر لیا ہو۔
(۲) دوسری علامت یہ کہ اس کلمہ کی شاخیں آسمان میں ہوں یعنی معقولیت اپنے ساتھ رکھتا ہو اور آسمانی قانون قدرت جو خدا کا فعل ہے۔ اس فعل کے مطابق ہو۔ مطلب یہ کہ اس کی صحت اور اصلیت کے دلائل قانونِ قدرت سے مستنبط ہو سکتے ہیں اور نیز یہ کہ وہ دلائل ایسے اعلیٰ ہوں۔ کہ گویا آسمان میں ہیں۔ جن تک اعتراض کا ہاتھ نہیں پہنچ سکتا۔
(۳) تیسری علامت یہ ہے کہ وہ پھل جو کھانے کے لائق ہے۔ دائمی اور غیر منقطع ہو۔ یعنی عملی مزاولت کے بعد اس کی برکات و تاثیرات ہمیشہ اور ہر زمانہ میں مشہود اور محسوس ہوتی ہوں۔ یہ نہیں کہ کسی خاص زمانہ تک ظاہر ہو کر پھر آگے بند ہو جائیں"۔
(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ)

اس اسلامی تعلیم کی صداقت کے ثبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رقم فرمایا:۔

"آخری وصیت یہی ہے کہ ہر ایک روشنی ہم نے رسول نبی امی کی پیروی سے پائی ہے۔ اور جو شخص پیروی کرے گا وہ بھی پائے گا اور ایسی قبولیت اس کو ملے گی کہ کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں رہے گی۔ زندہ خدا جو لوگوں سے پوشیدہ ہے اس کا خدا ہوگا۔ اور جھوٹے خدا سب اس کی پیروی کے نیچے کچلے اور روندے جائیں گے۔ وہ ہر ایک جگہ مبارک ہوگا اور الٰہی قوتیں اس کے ساتھ ہوں گی"
(سراج منیر صفحہ ۷۰)

مزید حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا:۔

"یہ تمام شرف مجھے ایک نبی کی پیروی سے ملا ہے جس کے مدارج اور مراتب سے دنیا بے خبر ہے۔ یعنی سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم"۔
(چشمہ مسیحی صفحہ ۲۳)

۷۔ اخلاق حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپکے اخلاق کے متعلق کسی صحابی نے پوچھا کہ کیسے تھے؟ تو آپ نے جواباً فرمایا کہ اگر تم حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے متعلق کچھ معلوم کرنا چاہتے ہو۔ تو قرآن شریف کو پڑھا کرو۔ اور بغور تلاوت کیا کرو۔

یہ جواب بالکل صحیح اور درست تھا۔ کیونکہ آپ قرآنی تعلیم کے مجسمہ تھے بے شک قرآن مجید خدا تعالیٰ کے الفاظ ہیں تو حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ان کلمات کی چلتی پھرتی تصویر تھے آپ کے حق میں جو الفاظ قرآن مجید میں وارد ہوئے ہیں وہ درج ذیل ہیں خداوند تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ

یعنی آپ اعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں
اب اس حقیقت کو واشگاف کیا جائے تو اس کا ماحصل یہ ہے کہ حضرت نبی اکرم پر مختلف اور بے ڈھنگے دور آئے تو آپ نے ان حالات کا مقابلہ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ سے کیا۔ پھر دیکھتے دیکھتے تھوڑے ہی عرصہ میں ساری معلوم دنیا پر چھا گئے۔

اگر آپ کو کسی ناگفتہ بہ حالات سے دوچار ہونا پڑا تو آپ نے اس اخلاق کے گر کو مقابلہ میں پیش کیا جس کی وجہ سے کامیابیوں نے آپ کے قدموں کو چوما اور اپنے دشمنوں کو اس طرح شکست دی کہ وہ ہمیشہ کے لئے آپ کے غلام بن گئے بے شک آپ پر غربت کا زمانہ آیا۔ تو تب آپ نے استقامت اور صبر کو اپنا وطیرہ بنا لیا۔ اس کے برعکس امارت ہوئی۔ تو بھی خلق عظیم کا مظاہرہ کیا گیا اور اگر جنگ ہوئی تو جنگجوؤں کا مقابلہ بھی نہایت جرأت اور دلیری اور شجاعت سے کیا جس کی وجہ سے آپ کو ہر موقعہ پر فتح و نصرت نصیب ہوتی رہی ایک زمانہ میں صحابہ کرام کو قربانی کی طرح ذبح کیا گیا تو بھی آپ انک لعلی خلق عظیم کے پیکر بنے رہے۔ پھر جب فاتحانہ انداز میں مکہ میں داخل ہوئے تو پھر ان کو لا تثریب علیکم الیوم کہہ کر اپنے خلق عظیم کا اسوہ حسنہ ان کے سامنے پیش کیا۔ جس کے نتیجہ میں فوج در فوج لوگ اسلام میں داخل ہونے لگے۔

الغرض آپ خلق عظیم کے مجسمہ تھے اور اسلامی تعلیم کی زندہ چلتی پھرتی تصویر تھے۔ اور آپ مندرجہ ذیل شعر کے مصداق تھے ؎

محمد ہی نام اور محمد ہی کام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام
(آمین)

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت دلنشین پیرایہ میں اور روح پرور انداز میں اخلاق حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو بدیں کلمات رقم فرمایا ہے:

"اخلاق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ وہ صدہا موقع میں اچھی طرح کھل گئے۔ اور امتحان کئے گئے ان کی صداقت آفتاب کی طرح روشن ہو گئی اور جو اخلاق کرم اور جود اور سخاوت اور ایثار اور فتوحات اور شجاعت اور زہد اور قناعت اور اعراض عن الدنیا کے متعلق تھے وہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک میں ایسے روشن اور تاباں اور درخشاں ہوئے کہ مسیح کیا بلکہ دنیا میں آنحضرت سے پہلے کوئی بھی ایسا نبی نہیں گذرا جس کے اخلاق ایسی وضاحت تامہ سے روشن ہو گئے ہوں کیونکہ خداوند تعالیٰ نے بے شمار خزائن کے دروازے آپ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر کھول دیئے۔ سو آنجناب نے ان سب کو خدا کی راہ میں خرچ کیا اور کسی نوع کی تن پروری میں ایک حبہ بھی خرچ نہ ہوا۔ نہ کوئی عمارت بنائی۔ نہ کوئی بارگاہ تیار ہوئی بلکہ ایک چھوٹے سے کچے کوٹھے میں جس کو غریب لوگوں کے کوٹھوں پر کچھ بھی ترجیح نہ تھی اپنی ساری عمر بسر کی۔ بدی کرنے والوں سے نیکی کرکے دکھلائی اور جو دل آزار تھے ان کو ان کی مصیبت کے وقت اپنے مال سے خوشی پہنچائی۔ سونے کے لئے اکثر زمین پر بستر اور اپنے لئے ایک چھوٹا سا جھونپڑا اور کھانے کے لئے نان جو یا فاقہ اختیار کیا۔ دنیا کی دولتیں بکثرت ان کو دی گئیں پر آنحضرت نے اپنے ہاتھوں کو دنیا سے ذرہ آلودہ نہ کیا اور ہمیشہ فقر کو تونگری پر اور مسکینی کو امیری پر اختیار رکھا اور اس دن سے جو ظہور فرمایا تا اس دن تک جو اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے بجز اپنے مولیٰ کریم کے کسی کو کچھ چیز نہ سمجھا اور ہزاروں دشمنوں کے مقابلہ پہ معرکہ جنگ میں کہ جہاں قتل کیا جانا یقینی امر تھا۔ خالصاً خدا کیلئے کھڑے ہو کر اپنی شجاعت اور وفاداری اور ثابت قدمی دکھلائی۔ غرض جود و سخاوت اور زہد اور قناعت اور مردمی اور شجاعت اور محبت الٰہیہ کے متعلق جو اخلاق فاضلہ ہیں وہ بھی خداوند کریم نے حضرت خاتم الانبیاء میں ایسے ظاہر کئے جن کی مثال نہ کبھی دنیا میں ظاہر ہوئی اور نہ آئندہ ظاہر ہوگی"

(براہین احمدیہ حصہ سوم حاشیہ صفحہ ۲۶۲-۲۶۴ بحوالہ شانِ رسول عربی ص۱۲)

بالآخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک نعتیہ شعر درج ہے۔

إنّي أرى في وجهك المتهلّلِ
شأنًا يفوق شمائل الإنسانِ

ترجمہ: آپ کے چمکتے ہوئے چہرہ میں مجھے ایسی حالت نظر آتی ہے جو انسانی عادات سے بڑھ کر ہے۔

مکرم شیخ امیر احمد صاحب مرحوم کی یاد میں

مکرم منور احمد صاحب ایم ایس۔ انڈیانا یونیورسٹی ۔ امریکہ

۱۷ مئی ۱۹۷۶ء کی شام کو مجھے لاہور سے ہمشیرہ محترمہ قمر النساء صاحبہ کا خط ملا کہ میرے پیارے پھوپھا جان جناب شیخ امیر احمد صاحب لاہور میں ۴ مئی کی رات کو دل کا دورہ پڑنے کے باعث اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے

انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ خبر پڑھتے ہی میں ایک شدید لاچارگی کا شکار ہو گیا۔ ذہن قابو میں نہیں تھا دل چاہتا تھا کہ فی الفور پاکستان کے لئے رخت سفر باندھوں۔ یونیورسٹی سے ہوسٹل پہنچا اور لاہور فون کرنے کی کوشش کی۔ مگر بعض تکنیکی مجبوریوں کے تحت ایسا نہ ہو سکا۔ بالآخر اسی شام پھوپھی محترمہ احمدی بیگم صاحبہ کے نام تعزیتی تار ارسال کیا۔ مگر یہ سوچتا تھا۔ کہ یہ دکھ دکھانے والی گرفتہ لوگوں کو کیا تسلی دے گا؟ اور اعصر عجیب عالم تھا۔ کوئی ذی روح نہیں تھا کہ جس سے مل کر اس غم کو بیان کروں۔ اس لمحے یہ احساس اجاگر ہوا کہ اسلام میں تعزیت اور اظہار غم کے احکامات کی تاکید کیوں کیا ہے۔ اکیلے میں تنہا و غم زدہ دل ہی دل میں اپنے مرحوم پھوپھا جان کے لئے دعائے مغفرت کرتا رہا۔ پسماندگان کے لئے بھی دعا کرتا رہا کہ خدا تعالیٰ انہیں صبر و استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

میرے پھوپھا جان جناب شیخ امیر احمد صاحب مرحوم میرے دادا جان شیخ فضل حق صاحب مرحوم (ریلوے گارڈ) کے داماد اور محکمہ ریلوے میں ملازم تھے الحمد للہ کہ تمام عمر اپنی پیشہ وارانہ ذمہ داریوں سے بطریق احسن عہدہ برآ ہوئے مرحوم قیام پاکستان کے فوراً بعد بیٹے کے ہمراہ کراچی تشریف لے آئے اور کافی عرصہ وہیں مقیم رہے بعدہٗ بچوں کی نوجوانی تعلیم و تربیت کے پیش نظر اور دادا جان مرحوم کی خواہش کے احترام میں ربوہ منتقل ہو گئے اور محلہ دار الرحمت شرقی میں ایک مکان کی تعمیر بھی مکمل کی۔ ربوہ میں چند سالہ قیام کے دوران آپ نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی زیر نگرانی کام کیا۔ اس عرصہ میں الحمد للہ کہ بچوں کی بنیادی تعلیم و تربیت ختم ہو چکی تھی اور انہیں پیشہ ورانہ میدان میں داخل ہونا تھا۔ چنانچہ آپ نے لاہور کو اپنا مسکن بنایا۔ اور دوبارہ ریلوے کی ملازمت اختیار کر لی۔ تادم آخر مرحوم ریلوے ہیڈ کوارٹرز لاہور میں اچھے عہدے پر فائز رہے۔

مرحوم صد درجہ خوبیوں کے مالک تھے میں نے کبھی انہیں آواز بلند بولتے نہیں سنا بڑی ہنس مکھ طبیعت پائی تھی۔ میرے ابا جان محترم ضیاء الحق صاحب ریٹائرڈ چیف انجینئر کراچی کے ساتھ ان کی ایک گہری دوستی کی سی بے تکلفی تھی اور دونوں کی نشست گھر بھر میں ایک شگفتہ اور پُر مزاح ماحول پیدا کر دیا کرتی تھی۔

مرحوم سے میری آخری ملاقات ۶ر جنوری ۷۶ء کی شام کو لاہور ایئرپورٹ پر ہوئی جب مرحوم میری امریکہ روانگی کے موقعہ پر مجھے رخصت کرنے تشریف لائے تھے۔ مجھ سے بغلگیر ہو کر بہت سی دعائیں دیں اور پھر اجتماعی دعا کروائی مجھے بخوبی یاد ہے کہ سیاہ شیروانی میں ملبوس دل میں جذبات کا طوفان لئے اور آنکھوں میں آنسوؤں کے ساتھ آپ نے مجھے رخصت کیا تھا۔ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ یہ آخری ملاقات ثابت ہوگی اور صرف چار ماہ بعد یہ چہرہ خاک کی نذر ہو جائے گا۔ لیکن مشیت الٰہی کے سامنے سر خم کرنا پڑتا ہے۔

مرحوم بے لوث اور مخلص احمدی تھے پابند صوم و صلوٰۃ اور نہایت مشفق و مہربان تادم آخر وہ تمام جماعتی امور میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے آپ بفضل خدا ہمیشہ اچھی صحت میں رہے۔ غالباً دو تین سال سے دل کی تکلیف شروع ہو گئی تھی اور دل کا یہ چوتھا دورہ مہلک ثابت ہوا

مرحوم پھوپھا جان نے اپنے پیچھے پانچ صاحبزادے اور ایک صاحبزادی بطور یادگار چھوڑے ہیں سب سے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر نصیر دے شیخ لاہور میں پریکٹس کرتے ہیں۔ جناب منیر احمد کراچی میں محکمہ انکم ٹیکس میں ملازم ہیں، جناب بشیر احمد صاحب کا لاہور میں کاروبار ہے۔ جناب مسعود احمد حال ہی میں فارغ التحصیل ہوئے ہیں اور جناب اشفاق احمد اور صاحبزادی زیر تعلیم ہیں۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم پھوپھا جان کے درجات بلند فرما دے اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز پھوپھی جان، امی جان اور ابا جان اور دیگر بہن بھائیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کو ہمیشہ اپنے عظیم فضلوں کے سائے میں امان دے۔

تحریک وقف جدید کا تربیتی اور تدریسی نظام

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:-

"وہ وقت آتا ہے کہ ایسے لوگ اس سلسلہ میں شامل ہوں گے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت نہ پائی ہوگی اور اس کثرت سے ہوں گے کہ ان کو ایک آدمی تقریر نہیں سنا سکے گا اس لئے اس وقت (احباب کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے ناقل) بہت سے مدرسوں کی ضرورت ہوگی"۔

(تقریر جلسہ سالانہ ۲۸ دسمبر ۱۹۱۵ء)

"وقف جدید کو اس تربیتی اور تدریسی نظام کو چلانے اور وسعت دینے کے لئے جہاں مخلصین اور فدائی واقفین زندگی کی ضرورت ہے وہاں جملہ احباب جماعت کی مالی اعانت کی بھی شدید ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وقت کے تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظم مال وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اموال کو بڑھانے کا قرآنی نسخہ!

ارشادِ ربانی ہے۔ وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّیَرْبُوَا فِیْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝ (سورۃ روم ع۴) یعنی جو روپیہ تم سود حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو تاکہ لوگوں کے مالوں میں وہ بڑھے تو وہ روپیہ اللہ کے حضور نہیں بڑھتا اور جو تم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو تو یاد رکھو کہ اس قسم کے لوگ خدا تعالیٰ کے ہاں (روپیہ) بڑھا رہے ہیں۔

صاحب نصاب بھائیوں بہنوں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ ادا فرما کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں اور اس کے بے انتہا فضلوں کے وارث بنیں۔ مفصل معلومات کے لئے رسالہ زکوٰۃ مفت طلب کریں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

جماعت احمدیہ کراچی میں سے تحریک جدید کے معاونین خصوصی

تحریک جدید کے سال ۴۲ کے لئے وعدہ جات تحریک جدید کی جو فہرست جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی گئی ہے اس میں سے معاونین خصوصی کے اسماء گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں:-

۱۔ مکرم ملک مبارک احمد صاحب	حلقہ ناظم آباد۔ کراچی	۱۳۰۰۔۰۰
۲۔ " " سفیر احمد صاحب	" " "	۱۱۰۰۔۰۰
۳۔ " " جمیل احمد صاحب	" " "	۱۵۰۰۔۰۰
۴۔ " میجر محمد نذیر صاحب بھٹی	" " "	۱۲۲۰۔۰۰
۵۔ " محمد یٰسین صاحب لکھنوی	" " "	۱۲۰۰۔۰۰
۶۔ " " بشیر احمد صاحب	" ڈرگ روڈ "	۱۱۰۰۔۰۰
۷۔ " " شیخ عبد المجید صاحب	" ڈیفنس کالونی "	۲۰۰۰۔۰۰
۸۔ " ٹھیکیدار مقبول احمد صاحب	" " "	۱۰۰۰۔۰۰
۹۔ " آر۔ ڈی۔ احمد صاحب	" " "	۱۵۰۶۔۰۰
۱۰۔ " چوہدری کلیم اللہ خان صاحب	" " "	۲۰۰۲۔۰۰
۱۱۔ " " شاہنواز صاحب	" " "	۲۵۰۰۔۰۰
۱۲۔ " " محمد نعیم صاحب	" " "	۱۲۰۰۔۰۰
۱۳۔ " " محمد عبد الوہاب صاحب مع اہل و عیال و والدین	" " "	۱۰۲۰۔۰۰
۱۴۔ " حبیب اللہ بٹ صاحب	" محمد علی سوسائٹی "	۱۱۵۰۔۰۰
۱۵۔ " چوہدری نبی احمد صاحب	ماڈرن موٹرز لمیٹڈ "	۲۵۰۰۔۰۰
۱۶۔ محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری نبی احمد صاحب	" " "	۱۲۰۰۔۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

سو فیصد بجٹ پورا کرنے والی مجالس انصار اللہ

مندرجہ ذیل مجالس انصار اللہ نے سال رواں کا بجٹ خدا تعالیٰ کے فضل سے سو فیصد ادا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان مجالس کے تمام احباب کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

ضلع لاہور:۔ اسلامیہ پارک لاہور۔ لدھیکے نیویں۔ بھائی پھیرو۔

ضلع شیخوپورہ:۔ ۳-۶۳ خورد۔ وادیہ ٹن۔ سچا سودا۔

ضلع لائل پور:۔ سمندری۔ جڑانوالہ۔ چک ۲۶ ج۔ ب خورد۔ چک ۸۹ ج۔ ب رتن۔ چک ۴۲ ج۔ ب سر شمیر روڈ۔ چک ۲۷۷ ر۔ ب سیتلال۔ چک ۹۱ ر۔ ب بیدیانوالہ۔ چک ۲۸۵ ج۔ ب پالسور۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر میں تربیتی اجتماع

۱۹ر جون کو بعد نماز مغرب و عشاء چک ۱۶۶ مراد میں ایک تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں چک 93/6-R، چک 111/6-R، 168/مراد اور 141/مراد کے خدام اور اطفال نے بھی حصہ لیا۔ مکرم حافظ محمد سلیمان صاحب مربی سلسلہ ضلع بہاولنگر نے درس الحدیث کے بعد اس اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ اس کے بعد دینی معلومات اور تقاریر کے مقابلے ہوئے۔ محمد رفیق صاحب آف سانگلہ ہل نے اپنے احمدی ہونے کے حالات سنائے۔

۲۰ر جون کو نماز فجر کے بعد اجتماع کا دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ سب سے پہلے مکرم حافظ محمد سلیمان صاحب نے درس قرآن مجید دیا۔ اس کے بعد تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے مقابلے ہوئے۔ اس کے بعد حاضرین نے ناشتہ کیا جس کے بعد فٹ بال اور کبڈی کے مقابلے شروع ہوئے۔ ۱۰۰ گز کی دوڑ کا مقابلہ بھی ہوا جس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد اجتماع کا آخری اجلاس زیر صدارت چوہدری محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد انعامات کی تقسیم عمل میں آئی۔ چک ۱۶۶ مراد کے خدام و اطفال نے دو گھنٹے وقار عمل کر کے اجتماع کی گراؤنڈ تیار کی۔ مسجد اور گاؤں کے گلی کوچوں کی صفائی کی اور مسجد کو جھنڈیوں سے آراستہ کیا۔ مکرم نصرت صاحب ناصر، مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب قائد ضلع بہاولنگر اور مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ۱۶۶ مراد نے ایک ایک وقت کا کھانا مہمانوں کی خدمت میں پیش کیا۔ مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب منہاس نے مہمانوں کو ڈاہرانوالہ بنگلہ سے چک ۱۶۶ مراد لانے اور پھر ان کو واپس بنگلہ مذکور تک پہنچانے کے لئے اپنی ٹرالی پیش کی۔

اجتماع کی تیاری اور انتظام میں معلمین سلسلہ مکرم غلام احمد صاحب قادر اور مکرم محمد اعظم صاحب نے بڑی محنت سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا کرے۔ آمین

(محمد ابراہیم سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر)

دعائے مغفرت

ہمارے والد صاحب محترم مستری محمد اسماعیل صاحب ٹھیکیدار طویل علالت کے بعد بعمر باسٹھ سال ۲۹ر جون کی صبح کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔

مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے پیدائشی احمدی تھے۔ تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ کافی عرصہ صدر ہوصیاں رہے۔ اس سے قبل بھی مختلف جماعتوں میں مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے۔ پسماندگان میں ایک بیوہ کے علاوہ دو لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین۔

(خاکساران:۔ عبد الرحمٰن و عبد الکریم۔ دار الیمن شرقی۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ اسلام آباد میں میرا بھانجا فہیم احمد ابن مکرم ٹھیکیدار نواب الدین صاحب بعارضہ ٹائیفائڈ عرصہ سے بیمار ہے۔ کمزوری بے حد ہو چکی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے۔ (ناصر احمد گوندل ٹریننگ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

۲۔ میرے دوست شیخ عبد اللطیف صاحب اسلامیہ پارک لاہور ان دنوں جرمنی میں وقف عارضی کا عرصہ گزار رہے ہیں۔ ان کی اہلیہ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ کی طبیعت بوجہ شدت موسم فشار الدم سے علیل رہتی ہے۔ احباب سے شیخ صاحب کی بخیریت واپسی اور ان کی اہلیہ صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سردار بشیر احمد انجنیئر۔ ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ خدام و اطفال کے حل شدہ پرچے جلد بھجوائیں۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلی صدی ہجری

بزرگانِ سلف کے عقائد

حضرت ابو محمد جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ (المتوفی ۷۸ھ) کا شمار صحابہ کبار میں ہوتا ہے۔ آپ کی عظمتِ شان اور جلالتِ مرتبت کا اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ۲۱ غزوات میں سے ۱۹ غزوات میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں ان کی کثیر روایات درج کی ہیں جو ایک سو سے زائد صفحات پر ممتد ہیں۔ آپ آخری صحابی تھے جن کا مدینۃ النبیؐ میں انتقال ہوا (اصابہ)

حضرت جابرؓ کا عقیدہ تھا کہ آیت ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی کا عملی ظہور حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام کے نزول سے وابستہ ہے۔ چنانچہ آپ نے اس آیتِ کریمہ کے بارہ میں تصریح فرمائی کہ:-

"ذٰلِكَ اِذَا نَزَلَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ علیہ السّلام"

(درّ منثور للسیوطیؒ جلد ۳ ص ۲۳۱ مطبوعہ مصر)

یعنی یہ (غلبۂ اسلام) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نزول پر رونما ہوگا۔

اعلانِ نکاح

میرے برادرِ نسبتی عزیزم چوہدری ظفر اقبال جاوید صاحب ابن مکرم چوہدری برکت اللہ خان صاحب کا ٹھگڑھی مرحوم کا نکاح مورخہ ۲۷ر جون بروز اتوار ہمراہ عزیزہ خالدہ محمودہ بنت مکرم چوہدری محمود احمد صاحب کاہلوں سابق مینیجر احمد آباد اسٹیٹ حال زمیندار طارق آباد دیہہ نصیر جانڈیو ضلع تھرپارکر بعوض حق مہر دس ہزار روپیہ مکرم مولوی غلام حیدر صاحب صدر جماعت احمدیہ کریم نگر فارم ضلع تھرپارکر نے پڑھا۔

احباب دعا فرماویں کہ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے باعثِ برکت ہو اور اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ اور مولا کریم ہر دو خاندانوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(چوہدری) محمد اکبر فانی پنشنز اکاؤنٹنٹ۔ پروپرائٹر مبشر جنرل اسٹور
ٹاہلی ضلع تھرپارکر۔ سندھ

تقریب شادی

مورخہ ۲۹ر مئی ۱۹۷۶ء بروز ہفتہ میرے بیٹے عزیزم نثار احمد سلمہٗ نیشنل بینک آف پاکستان لائل پور کی تقریب شادی ہمراہ رفعت جبیں صاحبہ بنت محترم شیخ محمد یوسف صاحب سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ لائل پور شہر عمل میں آئی۔ الحمد للہ

عزیزم نثار احمد صاحب کا نکاح مکرم مولوی محمد الدین صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ضلع لائل پور نے اسی روز مبلغ -/۳۵۰۰ روپے حق مہر پر پڑھا۔ بعد میں تقریب رخصتانہ کے موقع پر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے دعا کروائی۔

مورخہ ۳۰ر مئی ۱۹۷۶ء کو میرے بڑے بیٹے ناصر رشید صاحب کے مکان واقع محلہ کریم نگر لائل پور پر دعوتِ ولیمہ عمل میں آئی۔ جس میں احبابِ جماعت کے علاوہ غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث بنائے۔ آمین

بیگم عبد الرشید صاحب غوری (مرحوم) آف گوکھووال
حال کریم نگر۔ لائل پور

تحریکِ جدید کی مالی قربانی میں نمایاں اضافہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال پاکستانی جماعتوں نے تحریک جدید کے مالی میدان میں اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں سالِ گزشتہ کی نسبت نمایاں اضافہ پیش کیا ہے۔ بغرض دعا ان جماعتوں کے اسماء درج ذیل ہیں جنہوں نے اس قابلِ قدر اضافہ میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ جزاھما اللہ احسن الجزاء۔

کراچی ـــ کوئٹہ ـــ کنری ـــ سانگھڑ ـــ نواب شاہ ـــ جیکب آباد ـــ کوٹ احمدیاں ـــ شہداد پور ـــ بہاول پور ـــ ملتان ـــ ساہیوال ـــ مظفر گڑھ ـــ ڈیرہ غازیخاں ـــ پشاور ـــ کوہاٹ ـــ مردان ـــ اسلام آباد ـــ لاہور ـــ سیالکوٹ ـــ گوئی ـــ کوٹلی آزاد کشمیر ـــ ربوہ۔

بعض نئی جماعتیں اشاعتِ اسلام کی اس مہم میں شامل ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص و قربانی میں برکت بخشے۔ مثلاً:-

صوبہ سندھ میں خدا آباد۔ کھپرو۔ اور بلوچستان میں سبی اور ہرنائی۔

ان جماعتوں کے مخلصین اور عہدیداران کرام کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

گورنمنٹ
تعلیم الاسلام کالج ربوہ
اعلانِ داخلہ

گیارھویں جماعت (آرٹس۔ پری میڈیکل۔ انجینئرنگ) میں داخلہ کے لئے درخواستیں مجوزہ فارم پر مع پرووینشنل سرٹیفکیٹ۔ کیریکٹر سرٹیفکیٹ۔ رزلٹ کارڈ اور پاسپورٹ سائز تین عدد فوٹو مورخہ ۲۰ر اگست ۱۹۷۶ء تک کالج کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔

طلباء کا انٹرویو ۲۲ر اگست سے یکم ستمبر ۱۹۷۶ء تک صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک ہوگا۔ انٹرویو کے وقت طالب علم کے والد یا سرپرست کا ساتھ آنا لازمی ہوگا۔ فارم داخلہ اور پراسپیکٹس کی کاپی کالج سے ایک روپیہ میں حاصل کریں۔

(پرنسپل)

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک، شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالاتِ بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۴۸۴۴

درخواستِ دعا

خاکسار کو عرصہ دراز سے دورانِ سر کی تکلیف ہے نیز تقریباً دس بارہ روز سے نزلہ اور کھانسی کی بھی تکلیف ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے جملہ عوارض کو دُور فرمائے اور صحت کاملہ سے نوازے۔

(خاکسار نور اللہ دین خوشنویس دفتر الفضل ربوہ)

ھُوَ الشَّافِی
دانت مت نکلوائیے

رسالہ دانتوں کی حفاظت ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔ اس میں پائیوریا (مسوڑہ) کیریز (دانتوں کے گھن) اور دانت درد کا مفصل علاج وغیرہ درج ہے۔

کیور ہومیو ڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
گولبازار ربوہ۔ فون ۲۰۶